مدیر کے نام

جہاں آراء حسین ،کراچی

محترم پروفیسر خورشید احمد کے 'اشارات' اور عبدالغفار عزیز کے مضمون نے شہید صدر محمد مرسی کی مناسبت سے ان گوشوں پر رہنمائی دی ہے اور مطالعے کے لیے وہ معلومات پیش کی ہیں کہ جن سے دل دُکھ، حسرت اور عزیمت سے بھر گیا۔ کیا ہم مسلمان اتنے بے حس ہیں کہ اپنے بہترین لوگوں کو یوں موت کے گھاٹ اُتار کر سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ زندہ رہنا ہے؟ مسلم قیادت پر قابض، ذلت اور ظلم کے ان نشانات کو ختم کرنے کے لیے دعاؤں کے ساتھ اجتماعی جدوجہد اور گہرے مطالعے اور مؤثر تحریک و تنظیم کی ضرورت ہے۔

حسین خان ،ٹوکیو

صدر محمد مرسی شہید کے کارنامے اور شہادت پر جناب پروفیسر خورشید احمد کے 'اشارات' ایک ایسا شان دار تحقیقی مقالہ ہے، جسے محض اُردوخواں قارئین تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔

احمد اصغر عاربی ،ملتان

'قرآن، سنت اور قربانی' پر مولانا مودودی مرحوم کی تحریر، ہمارے معاشرے کی گمراہ دانش وری کو ایک مدلل اور منہ توڑ جواب ہے۔ سیّد علی گیلانی اور افتخار گیلانی کی تحریریں جھنجھوڑتی اور راستہ بتاتی ہیں۔

رحیم اللہ خان ،مردان

صدر مرسی کی مظلومانہ شہادت پر مضامین پڑھ کر دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور شرمندگی نے آ لیا۔ ظہور احمد نیازی نے 'بھارتی اسلاموفوبیا' کو بے نقاب کیا ہے اور ڈاکٹر رخسانہ جبین نے بڑی محنت سے اقوام متحدہ کے پرچم تلے،عورتوں کے نام پر عورتوں کی دنیا کو تہہ و بالا کرنے کے 'کانفرنسی ڈرامے' کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

عبدالمجید شیخ ،حیدرآباد

(جون، جولائی ۲۰۱۹ء) میں 'فقہ و اجتہاد' کے تحت 'تکفیر کے شرعی اصولوں پر نظر' ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب کی تحریر قابلِ قدر تحقیقی کاوش ہے۔ اعتقادی اور عملی کفر و شرک میں فرق کے بیان میں مولانا مودودیؒ کے تفسیری حاشیہ (المائدہ ۵:۴۵-۴۷) کی کمی محسوس ہوئی، جس سے مسئلہ مزید واضح ہوجاتا۔

ذوالقرنین جسرا،خوشاب

میاں طفیل محمد صاحب کی تحریر 'پہلی دستور ساز اسمبلی کا مقدمہ اور جماعت اسلامی' معلومات افزا تحفہ ہے۔

ہم نہ پاکستان کی تاریخ سے واقف ہیں اور نہ جماعت کی کاوشوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ عبدالغفار عزیز نے جون کے 'اشارات' میں لارنس آف عریبیہ کی سازشوں اور مسلمان قیادتوں کی حماقتوں کا ورق پڑھا کر خون کے آنسو رُلایا۔ یہ تحریر عبرت کا وافر سامان رکھتی ہے، جو مسلم دنیا کے قائدین کی نظر سے گزرنی چاہیے۔

خواجہ منظور الحسن ،نارتھ کراچی

ترجمان القرآن بھی حسب سابق اپنی آب وتاب پر ہے۔ 'موت کی یاد' (جون) واقعی تذکیر ہے۔ قرآن واحادیث کا اچھا خاصا انتخاب اس میں درج ہے۔ مفتی عدنان سیّد کا کاخیل کے کیا ہی کہنے۔ فلسطین کے متعلق بعض حقائق کا بالکل پہلی بار علم ہوا۔ دُکھ، صدمہ اور افسوس۔ حتیٰ کہ صفحہ ۶۷ پر پہنچ کر میں ٹپ ٹپ آنسو رو دیا۔ ترجمان القرآن میں اُردو املاء کی اغلاط کا ہونا شایانِ شان نہیں ۔ مختلف صفحات پر درست الفاظ اس طرح ہونے چاہییں: لکیروں (ص ۱۰)، حج (ص ۵۰)، اسرائیلی علاقوں' کا' رکھ رکھاؤ (ص ۶۷)۔ سورۂ طلاق (ص ۴۹) کا درست حوالہ (الطلاق ۶۵: ۴) ہے۔ اِزدِواجی درست ہے، جب کہ الف پر زبر بالکل غلط ہے۔

حافظ اسعد اقبال ڈار ، بہور چھ بسوہا، گجرات

ترجمان کے مضامین لمبے نہیں ہونے چاہییں، بلکہ دو تین صفحات ہی میں بات مکمل کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے، تاکہ زیادہ سے زیادہ موضوعات پر، زیادہ سے زیادہ چیزیں قاری کو پڑھنے کے لیے ملیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ روز بروز اُردو کا معیار گرتا جا رہا ہے اور لوگوں میں مطالعے کی صلاحیت بھی کم ہو رہی ہے، اس لیے براہِ کرم جس قدر ممکن ہو مشکل الفاظ کو آسان بنا کر پیش کیا کریں۔